۱۴۳۰/۱/۱۱
۱۶ — ۲

۸۲/۲۵۸ دارالافتاء

مفتی صاحب

السلام علیکم۔
اللہ تعالیٰ آپکی عمریں دراز کرے آمین

صورت احوال۔

مسئلہ نمبر ۱ ۔

جناب عالی مسئلہ یہ ہے کہ جو دعائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی۔ تابعین کرام کی۔ اکابرین اسلام کی اُن کے ذکر کے واقعات کی اور اُن کی وہ خاص دعائیں جو اُن کی حل مشکلات کیلئے مقبول ہوئیں کیا ہم بھی وہ دعائیں اپنے مشکل وقت میں یا پریشانی کی حالت میں یا حاجت کے وقت کیا مانگ سکتے ہیں۔ کیا مجھے اُن کو پڑھنے کی اجازت ہے یا اُن دعاؤں کو کسی سے اجازت لینی ضروری ہے۔ اس بارے میں میری پریشانی دور کریں آپکی بڑی مہربانی ہوگی۔ تاکہ میں بھی اُن دعاؤں کو مشکل وقت میں زبانی یاد کرکے یا دیکھ کر پڑھ کے اپنی کوئی بھی حاجت اور مشکل کو دور کر سکوں۔ میں خاص کر اپنے دیوبند مسلک کے علماء اکرام کی ہی کتابوں کو پڑھتا ہوں۔

مسئلہ نمبر 2 ۔

یہ ایک دعا ہے جو مجھے بہت پیاری لگتی ہے یہ (اکابر کی مجرب دعائیں) تصنیف مولانا محمد امداد اللہ انور (استاذ جامعہ قاسم العلوم ملتان) کی لکھی ہوئی ہے۔ اس میں یہ دعا (غیب کے خزانے سے مدد) کے نام سے مولانا امداد اللہ انور صاحب نے لکھی ہے وہ حاضر خدمت ہے۔

جامعہ فاروقیہ

جو میں نے مرکے میں دعا لکھی ہے یہ بالکل کتاب سے دیکھ کر لفظ بالفظ
لکھی ہے - اگر اس دعا میں کوئی پرنٹ زیر، زبر، پیش کا فرق
ہو تو اس بارے میں بھی بتا دیں - تاکہ کوئی غلطی نہ ہو پڑھنے میں

مسئلہ نمبر 3 =

شریعت کے اندر نفع کی کوئی شرح یا حد ہے کہ کاروبار کے اندر اتنا نفع
جائز ہے اور اتنا نفع لینا ناجائز ہے - میں ایک دکاندار ہوں -
اس لیے پوچھ رہا ہوں شکریہ

آپ کے قواعد وضوابط کے مطابق دو مسئلے ہی پوچھے ہیں -

پتہ = نیو پنجاب میڈیکل سٹور
سرگودھا روڈ چینوٹ
نزد مسجد چوہدری پٹرول پمپ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

۱،۲ — ادعیہ ماثورہ یا اکابرین اسلام سے منقول دعائیں اپنی ضروریات و مشکلات کے حل کیلئے مانگنا نا صرف جائز بلکہ مستحسن ہے۔ ان کے پڑھنے کے لیے کسی سے اجازت لینا ضروری نہیں، تاہم اولیاء کرام و مشائخ عظام سے ان کیلئے اجازت کا حصول محض برکت کیلئے ہوتا ہے۔ نیز اس کا ایک اہم فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر ادعیہ غیر شرعی ہوں تو ان کی نشاندہی بھی ہو جاتی ہے۔

مذکورہ دعا، الفاظ و معانی کے اعتبار سے درست ہے۔ اس دعا کو معمول بنانے میں کوئی حرج نہیں۔

۳ — شریعت نے تجارت میں نفع لینے کیلئے یہ اصول بتایا ہے کہ دوسرے کے ساتھ زیادتی نہ ہو اور اس کی مجبوری سے ناجائز فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ اور کسی ایک مقدار پر "جو آپس کی رضامندی سے طے ہو جائے" بائع اور مشتری متفق ہو جائیں۔ بہرحال! نفع اس قدر نہ ہو کہ دوسروں کو نقصان پہنچے اور دوسرے سے زیادتی ہو۔

البيع ...... وشرعا: مبادلة مال بمال بالتراضي.

(البحر الرائق، كتاب البيوع ۵/ ۴۲۹، رشيدية)

(وكذا في اللباب في شرح الكتاب، كتاب البيوع، ۱/ ۱۹۷، قديمي)

ومن اشترى شيئا وأغلى في ثمنه فباعه مرابحة على ذلك جاز، وقال أبو يوسف رحمه الله تعالى إذا زاد زيادة لا يتغابن الناس فيها فإني لا أحب أن يبيعه مرابحة حتى يبين.

(الفتاوى العالمگيرية: كتاب البيوع، الباب الرابع في المرابحة والتولية والوضيعة، ۳/ ۱۶۱، رشيدية)

قوله: (الغبن فاحش) هو ما لا يدخل تحت تقويم المقومين في التفسير المختار.

(الدر مع الرد، كتاب الإجارة، ۹/ ۳۸، دار المعرفة) فقط

والله أعلم بالصواب

كتبه: محمد راشد ڈسکوی

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية بكراتشي

۱۲ / ۳ / ۳۰ھ

الجواب صحیح

منظور احمد

الجواب صحیح

۳۰/۳/۱۲ھ

جامعہ فاروقیہ کراچی